جمهورية مصر العربية
وزارتِ اوقاف

یکم رجب 1440ھ
8 مارچ 2019م

شہادت کا مفہوم: حقیقت یا افسانہ

الحمد لله رب العالمين القائل في كتابه الكريم : {وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللّهِ أَمْوَات بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ} ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك وأشهد أن سيدنا ونبينا محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل عليه وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين .

و بعد :

سنت الہی ہے کہ وہ اپنے بندوں میں سے جنہیں چاہتا ہے چن لیتا ہے ، ان کے رتبے کو بلند کرتا ہے ، ان پر اپنی کرم نوازیوں اور عنایتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور اپنی رحمتوں اور عطاؤوں سے ان کی دستگیری فرماتا ہے ، بلاشبہ مقام شہادت قرب کا وہ بلند ترین مقام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالی اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہتا ہے انعام فرماتا ہے ، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: {وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا}، (النساء 67) اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو یہی لوگ ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں {وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ}. (آل عمران 140) ترجمہ اور تاکہ اللہ ایمان والو کو جان لے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا مقام عطا فرمائے .

جمهورية مصر العربية
وزارتِ اوقاف

یکم رجب 1440ھ
8 مارچ 2019م

اللہ رب العزت نے شہداء کو بہت سے مناقب اور انعامات عطا کیے ہیں جن میں سے چند ایک آج کی گفتگو میں آپکے گوش گزار کرتے ہیں :

اللہ تعالی نے شہداء کو سب سے پہلا انعام یہ دیا ہے کہ ان کو بلند مقام ومرتبہ اور اپنا قرب اور پڑوس عطا فرمایا ہے ، ان کے لئے اجر عظیم اور نعمتوں کے باغات تیار کیے ہیں : ارشاد خداوندی ہے : {وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ} (الحديد 19) ، اور شہداء اپنے رب کے پاس ہیں اور ان کے اجر ہے اور ان کا نور بھی ہے ، کتنا عظیم شرف اور پڑوس ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے لئے اجرِ عظیم اور ان کے آگے آگے نور ہو گا ، علامہ مسروق علیہ رحمہ فرماتے ہیں : کہ یہ مقام ومرتبہ شہداء کے لئے خاص ہے اور اس شرف اور مقام ومرتبے کی عظمت پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کی راہ میں شہادت کے خواہش مند تھے تاکہ اس بلند رتبے کا اجر وثواب آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے حصے میں لکھا جائے ، شہداء کے لئے اللہ تعالی کے تیار کردہ مقام ومرتبے کی عظمت کی وجہ سے آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا : (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ) ترجمہ : اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل کیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل کیا جائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل کیا جائے ۔ دوسرا انعام شہداء کے لئے یہ

ہے کہ وہ زندہ ہیں ان کے رب کے ہاں ان کو رزق دیا جاتا ہے ، وہ زندگی ہماری زندگی کی طرح نہیں بلکہ وہ زندگی انسانی فہم وادراک سے بالاتر ہے اور اسی طرح وہ امت کے اذہان میں بھی زندہ ہیں جن کی یاد کو گردشِ زمانہ کس ساتھ فراموش نہیں کیا جا سکتا ، ارشاد خداوندی ہے {وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبيلِ اللّهِ أَمْوَات بَلْ أَحْيَاء وَلَكِن لاَّ تَشْعُرُونَ} (البقرة 154) ترجمہ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائے تم انہیں مت کہو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں ، اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ھیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی آپ علیہ الصلاۃ السلام نے فرمایا : اے جابر مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تجھے پریشان دیکھ رہا ہوں ، میں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول میرے والد شہید ہو گئے اور اہل وعیال اور قرض چھوڑ کر گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا میں تمیں اس بات کی خوش خبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے والد سے ملاقات کی ہے ؟ انہوں نے عرض کی ضرور اے اللہ کے رسول تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا : اللہ رب العزت نے بغیر حجاب کے کبھی کسی سے بھی کلام نہیں کیا لیکن اللہ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور اس سے بغیر کسی حجاب کے براہ راست کلام کیا ، اللہ نے فرمایا : اے بندے تو تمنا کر میں تجھے عطا کروں گا تو (تمہارے والد نے)عرض کی کہ اے میرے رب تو مجھے زندگی عطا کر تاکہ میں دوبارے تیرے لئے لڑوں ، اللہ رب العزت نے فرمایا: کہ میرا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ

دوبارہ اس دنیا میں نہیں لوٹائے جائیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت یہ ایت نازل ہوئی : {وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ} .

تیسرا انعام جو اللہ تعالی نے شہداء پرفرمایا وہ اللہ کریم کا شہداء کو ان عظیم عنایتوں اور جلیل القدر عطاؤوں سے نوازنا ہے جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے خبر دی ، آپ ﷺ نے فرمایا : اللہ کے ہاں شہید کے کیلئے چھ خوبیاں ہیں : اس کے خون کے پہلے قطرے میں اسکو بخش دیا جاتا ہے ، جنت میں اس کا مقام اس کو دکھا دیا جاتا ہے ، عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے ، قیامت کی بڑی ہولناکیوں سے محفوظ رہتا ہے ، ایمان کا تاج پہنایا جاتا ہے ، اور حور العین کے ساتھ شادی کی جاتی ہے اور اسکے عزیز واقارب کے ستر افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے ۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے : قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جاں ہے کہ اللہ کی راہ میں جو شہید ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا رنگ خون کا رنگ ہو گا اور اس کی خوشبو مشک وعنبر کی خوشبو جیسی ہو گی ۔

ہم اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ یہ عالی مقام اور بلند رتبہ جو اللہ تعالی نے شہداء کے لئے تیار کیا ہے یہ صرف حق کی راہ میں شہید ہونے والے کو ہی نصیب ہو گا کیونکہ ایک شخص وہ ہے جو

اللہ کی راہ میں شہید ہوا اور ایک شخص وہ ہے جو باطل کی راہ میں مارا گیا ۔

حق کی راہ میں شہید وہ ہے جس نے ہر سرکش کے خلاف ڈٹ کر وطن کا دفاع کیا اور اپنے اهل وطن اور اپنی سر زمین کی حفاظت کرتے ہوئے رضائے الہی کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ، وطن اور عزت وناموس کا مقام اور اہمیت جان ، مال اور دین کے مقام اور سے کم نہیں ہے ، یہ ان عمومی مقاصد میں سے ہیں جن کی حفاظت کے ضرورت ہونے پر شریعت نے زور دیا ہے ، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا : جو شخص اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے ، جو شخص اپنے اہل وعیال، یا اپنی جان یا اپنے دین کا دفاع کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے ، ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی : یا رسول اللہ آپ کا کیا خیال ہے کہ کوئی شخص آ کر میرا مال چھیننا چاہتا ہے ، آپ نے فرمایا : تم اپنا مال اسے نہ دو اس نے عرض کی کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے آپ نے فرمایا تم بھی اس سے لڑائی کرو ، اس نے عرض کی کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ مجھے کر دے ، آپ ﷺ نے فرمایا : تو تم شہید ہو، اس نے عرض کی کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اس کو قتل کر دوں ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا : وہ جہنمی ہے ۔

جمهورية مصر العربية
وزارتِ اوقاف

یکم رجب 1440ھ
8 مارچ 2019م

یہاں تک باطل کی راہ میں مارے جانے والے شخص کا تعلق ہے جو معصوم لوگوں کا ناحق خون بہاتا ہے فرزندانے وطن کو خوف زدہ کرتا ہے ، انکے امن وامان کے لئے خطرہ بنتا ہے ، زمیں پر انتشار وفساد پھلاتا ہے ، خودکش دھماکوں اور دہشت گردی کی کاروائیوں جن کو نہ تو کوئی دین تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی کوئی عقل قبول کرتی ہے ، ان کے ذریعے پرامن لوگوں خوف زدہ کرتا ہے تو وہ ہرگز شہید شمار نہیں کیا جائے گا اور اس کو شہید کہنا ایک بے بنیاد جھوٹا دعوی ہے اور کلام کو اپنے سیاق واسباق سے بدل کر پیش کرنا ہے ۔

دہشت گرد جماعت کے بعض جھوٹے دعوؤں کا رد کرنے کے لئے ازہر شریف نے 2019/2/23 کوجاری کردہ بیان میں اس بات کی تاکید کی ہے کہ حقیقی شہداء وہ لوگ ہیں جو ہر سرکش کے خلاف ڈٹ کر اپنے وطن کا دفاع کرتے ہیں اور اس کی مٹی ، فضاء اور اس کے مکینوں کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے ہم وطنوں کو خوف زدہ کرتے ہیں ، ان کے امن و امان کے لئے خطرہ بنتے ہیں اوراس کے چاروں طرف فتنہ انگیزی اور لا قانونیت عام کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں وہ شہید نہیں ۔

یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے وطن کا وفادار، محبت کرنے والا ، اس کا محافظ اور اپنے قول وفعل سے اس کا دفاع کرنے والا ہو ، وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے

جمهورية مصر العربية
وزارتِ اوقاف

یکم رجب 1440ھ
8 مارچ 2019م

اس بات کی تاکید اسلامی عقیدہ کرتا ہے اور سنت نبوی بھی کرتی ہے بلکہ سلیم الفطرت اور عقل مند لوگ بھی اس بات پر متفق ہیں ۔

دار الافتاء مصریہ نے بہت سے فتوے جاری کئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کی کاروائیاں دہشت گردی ہے اور ان کو سرانجام دینا خودکشی کی ہی ایک صورت ہے جو اللہ رب العزت کے ہاں سب سے عظیم اور بڑا گناہ ہے کیونکہ یہ کام کرنے والا شخص جاہل ہے جس نے اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈھکیل دیا ہے ، حق سبحان وتعالی ارشاد فرماتا ہے : (و لا تقتلوا أنفسكم) (النساء 29) ، ترجمہ اور تم اپنی جانوں کو ہلاک مت کرو ،

اور ہمارے نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے کے آلہ سے قتل کیا تو لوہے کا آلہ اس کے ہاتھ میں ہو گا جس کے ساتھ وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہتے ہوئے اپنے پیٹ کو کاٹے گا اور امام نووی نے اپنی شرح صحیح مسلم میں اس حدیث پر باب باندھا ہے : "باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه ، ان من قتل نفسه بشئ عذب به فی النار " ، اور انہیں جیسے لوگوں پر اللہ تعالی کا یہ فرمان صادق آتا ہے : {**أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ** عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا} (فاطر 8) ترجمہ :بھلا جس شخص کے لئے اس کا برا عمل آراستہ کر دیا گیا ہو اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگے ۔

ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ جو لوگ اس طرح کی خودکش کاروائیاں سرانجام دیتے ہیں وہ غالی خوارج اور ان کے بعد آنے والی گمراہ کن

جماعتوں کے مذہبی افکار کی پیروی کرتے ہیں جو معاشرے کی تکفیرکرتیں ہیں اور اس کے تمام افراد کو مباح الدم سمجھتیں ہیں ۔

دھماکہ خیزی ، تباہی ، تخریب کاری ، دھوکے سے قتل کرنے اور خودکشی کو ذریعہ بنانا یہ سب شرعی طور پر حرام کام ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ سارے کام دین متین کی ان نصوص کے مخالف ہیں جو جان ، مال اور وطن کی حفاظت کرنے کے واجب ہونے کا حکم دیتیں ہیں، تو کسی انسان کا اپنے آپ کو ہلاک کرنے ، اپنی روح نکالنے ، دوسروں کی جانوں پر زیادتی کرنے اور زمین میں فساد کرنے کے لئے اقدام کرنے کو دین متین نے حرام قرار دیا ہے ۔

اسلام نے خون کی حرمت اور اس کی حفاظت کی ضرورت پر بہت زور دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے جامع خطبے کا آغاز ان کلمات کے ساتھ کیا ("اے لوگو ! تمہاری جانیں ، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرمت والی ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے ، جس طرح تمہارا یہ مہینہ حرمت والا ہے اور جس طرح تمہارا یہ شہر حرمت والا ہے ۔ بیشک تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا ، تم میرے بعد کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ)، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے

فرمایا (" آدمی اس وقت تک اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک وہ کوئی ناحق خون نہ بہا دے) ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے طواف کے دوران دیکھا آپ فرما رہے تھے تو کتنا عمدہ ہے تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے ، تو کتنا عظیم ہے تیری حرمت کتنی بڑی ہے ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ کے ہاں بندہ مومن اور اس کے مال اور خون کی حرمت تیری حرمت سے بڑھ کر ہے

اسلام نے اللہ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرنے سے روکا ہے اور اس پر بہت سخت وعید مرتب کی ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا : {وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا} ۔ (النساء93)، ترجمہ : اور جو شخص کسی مسلمان کو قصدا قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے کہ وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور اس پر اللہ غضبناک ہو گا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

* * *

برادران اسلام :

اس زندگی میں عظیم مقاصد کو پانا اور بڑے اہداف تک رسائی حاصل کرنا ایسی قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے جو ان اہداف کی بلندی اور مقاصد کی عظمت وشرف کے مناسب ہو ، اور ان قربانیوں میں سرِ

فہرست اپنے وطن اور اس کی عزت وناموس کا دفاع کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں اپنی جان کی قربانی پیش کرنا ہے ۔

آج جب ہم یومِ شہید منا رہے ہیں تو ہم اپنے لئے اپنی بہادر فوج اور پولیس کے نوجوانوں اور ان تمام پاکباز ہم وطنوں کی یاد تازہ کر رہے ہیں جو دہشت گردی ، شر اور اندھیروں کا سامنا کرتے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے اور اللہ کی خوشنودی سے سرفراز ہوئے ۔

یہ بہادر شہداء ہی حقیقی شہداء ہیں ، حقیقت اور دعوے میں بہت بڑا فرق ہے ، یہی بہادر ہیں جنہوں نے ہمارے اندر عزت ووقار ، مروءت ، اور جوانمردی کی روح کو پیدا کیا ، مصر کے مقام اور وقار کی حفاظت کی اور ابھی تک وطن کے محافظ دہشت گردی اور گمراہ کن تکفیری جماعتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے وطن کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں ، اور ان کے لئے اللہ تعالی کی مدد پر ہمیں مکمل یقین اور اعتماد ہے ۔

ہم اپنے لئے اللہ تعالی اور وطن کی راہ میں شہادت کی امید رکھتے ہیں ، اور کیونکہ نہ رکھیں جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا :(جس نے صدقِ دل سے اللہ تعالی سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالی اسے شہداء کے مقام تک پہنچائے گا اگرچہ اسے اپنے بستر پر ہی موت آ گئی ہو ۔

اس وقت ہمارا وطن عزیز جس مرحلے سے گزر رہا ہے تو ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم ہر اس دشمن اور خطرے سے وطن کی

حفاظت اور دفاع کریں جو اس کے امن واستقرار کے لئے چیلنج بن رہا ہو اور تعمیر وترقی کے کارواں کو جاری رکھنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لایں ، ہمارا دین زندگی عطاء کرتا ہے ناکہ موت ، تعمیر وترقی کا دین ہے ناکہ فساد انگیزی اور تخریب کاری کا دین ، ہمارا فرض ہے کہ ہم سب مل کر ہر اس شخص کے خلاف شانہ بشانہ کھڑے ہو جائیں جس کے نفس نے اسے ہمارے اس وطن کے خلاف جسارت کرنے پر اکسایا ہے جسے مختلف سازشیں اپنے گھیرے میں لے رہی ہیں جن کا ہدف مصر ، اس کی عوام اور ان کی سر زمین کو نقصان پہنچانا ہے جس کے سامنے مصر کے مخلص بیٹے سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہیں اور اپنی سر زمین کی حفاظت اور دفاع کرتے ہوئے اپنی جان ومال کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں ، مصر عرب کی زرہ اور اسلام کا ڈھرکتا ہوا دل ہے اس کا دفاع کرنا شرعی واجب اور دینی حق ہے ، مصر کو نقصان پہنچانا در حقیقت اسلام کو نقصان پہنچانا ہے اور تمام ممالک میں مسلمانوں کو کمزور کرنا ہے ، ہمیں کینہ پرور لوگوں کے کینے ، مکار لوگوں کی مکاری اور فتنہ پرور لوگوں کے فتنہ وفساد سے اس ملک کا دفاع کرنے کے لئے ایک صف بن کر کھڑے ہونا چاہیئے ۔

اے اللہ ہمیں اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما ، ہمیں اپنے مخلص بندوں میں سے بنا دے اور ہمارے ملک کو ہر قسم کی برائی اور شر سے محفوظ رکھ ۔